Fikr-o-Nasar (Islamabad) 18:12 (1981)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسودہ اسلامی دستـــــور

عـــــرض مترجـــم

اسلامی دنیا میں مروجہ دساتیر پر اگر ایک نظر ڈالی جائے تو جہاں ہم انہیں غیر اسلامی کہنے میں متأمل ہوتے ہیں وہاں ہمارے لئے انہیں اسلامی کہنا بھی مشکل ہوتا ہے۔ یہ اسلامی دستور جو کہ ایک مسودہ کی شکل میں ہے ایک تجویز کی حیثیت رکھتا ہے اسی لئے اسے پڑھنے کے بعد یہ ضرور محسوس ہوگا کہ اسمیں مزید اضافہ کیا جاسکتا ہے مثلاً دستور کی تمہید میں اللہ تعالی کے مقتدر اعلی ہونے کا بیان، انسان کا بحیثیت نائب اس کام کو سرانجام دینا ، امت اسلامیہ کے اسلامی دعوت کے میدان میں فرائض ، عالم اسلامی کا اتحاد اور اسلامی نقطہ نظر سے مسلم اور غیر مسلم ممالک سے خارجی معاملات وغیرہ وغیرہ اس کمی کے باوجود یہ اسلامی دستور قرآن و سنت کی روشنی میں مرتب کیا گیا ہے۔ اس کو سامنے رکھ کر ہم اسلامی دنیا میں مروّجہ دوسرے دساتیر کا جائزہ لے سکتے ہیں کہ وہ کس حد تک اسلامی یا غیر اسلامی ہیں اور ان میں کہاں کہاں اصلاح کی ضرورت ہے۔

انہی باتوں کے پیش نظر میں نے اس کو اردو زبان میں منتقل کرنے کی کوشش کی تاکہ اہل علم بالعموم اور قانون دان ، دانشور اور علماء بالخصوص اس پر غور و فکر کریں اور ضروری اضافے کے ساتھ اسے کسی بھی اسلامی ملک میں عملی جامہ پہنایا جا سکے۔ یہی مقصد اس اسلامی دستور کے عربی زبان میں مرتب کرنے والوں کے پیش نظر تھا۔ رب العالمین اسلامی نظام کے قیام میں کی جانے والی تمام کوششوں کو دنیا میں کامیاب اور آخرت میں ذریعہ نجات بنائے۔ آمین یا رب العالمین۔

تاج الدین ازھری

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

۵ ـ ذیلی کمیٹی کا ھفتہ وار اجلاس باقاعدہ ھوتا رہا یہاں تک کہ اسلامی دستور کے مسودے کی تیاری کا کام مکمل ھو گیا اور اس نے اسے آخری شکل دے کر اعلی سطح کی کمیٹی کو پیش کر دیا ـ

یہ مسودہ حسب ذیل نو ابواب پر مشتمل ہے جن میں مجموعی کل ترانوے دفعات ھیں :

باب اول	امت اسلامیہ	۳ دفعات
باب دوم	اسلامی معاشرے کے اصول	۱۳ دفعات
باب سوم	اسلامی معاشیات	۱۰ دفعات
باب چہارم	شخصی آزادیاں اور حقوق	۱۰ دفعات
باب پنجم	امام (سربراہ مملکت)	۱۷ دفعات
باب ششم	عـدلیہ	۲۲ دفعات
باب ھفتم	شوری ، نگرانی اور قانون سازی	۲ دفعات
باب ھشتم	حکومت	۲ دفعات
باب نہم	عمومی وقتی امور	۷ دفعات

جنرل سیکریٹریٹ
ادارہ تحقیقات اسلامی
(ازھـر)

******

باب اوّل امت اسلامیہ

دفعہ نمبر ۱ ۔ ا ۔ مسلمان ایک امت ہیں ۔

ب ۔ شریعت اسلامیہ تمام قانون سازی کا واحد سرچشمہ ہے ۔

دفعہ نمبر ۲ ۔ امت اسلامیہ کے اندر اندر متعدد ممالک ہو سکتے ہیں ان ممالک میں نظام حکومت کی مختلف اشکال اختیار کی جا سکتی ہیں ۔

دفعہ نمبر ۳ ۔ حکومت کسی بھی اسلامی حکومت یا اسلامی حکومتوں سے باہمی طور پر متفقہ شرائط پر اتحـــاد کر سکتی ہے ۔

دفعہ نمبر ۴ ۔ عوام امام (سربراہ مملکت) اس کے معاونین اور تمام حکاّم کا شریعت اسلامیہ کے احکام کے مطابق محاسبہ کر سکتے ہیں ۔

باب دوم اسلامی معاشرے کے اصول

دفعہ نمبر ۵ ۔ تعاون اور ایک دوسرے کی کفالت معاشرے کا بنیادی اصول ہے ۔

دفعہ نمبر ٦ ۔ ہر نیکی کا حکم دینا اور ہر برائی سے روکنا فرض ہے اور جو اس پر قدرت رکھنے کے باوجود اس میں کوتاہی کرتا ہے وہ خدا کے سامنے مجرم ہے ۔

دفعہ نمبر ۷ ۔ خاندان معاشرے کی بنیاد اور دین و اخلاق اس کے بنیادی عناصر حکومت خاندان کی امداد و سرپرستی مامتا کی حمایت ، اور بچے کی نگہداشت کی ضمانت کے ساتھ اس کے لئے مطلوبہ وسائل بھی فراہم کرے گی ۔

دفعہ نمبر ۸ ۔ خاندان کی حفاظت ، نکاح کی حوصلہ افزائی ، اس کے لئے رہائش اور دوسری ممکنہ امداد ، جیسے مادی وسائل کے حصول کو آسان بنانا حکومت کا فریضہ ہے ۔ باعزت ازدواجی زندگی ، عورت کے لئے شوہر کی اطاعت اور خدمت ، اولاد کے لئے ممکنہ وسائل کی فراہمی حکومت کے فرائض میں سے ہے ۔

دفعہ نمبر ۹ ۔ امت کی سلامتی اور افراد کی صحت کی نگہداشت حکومت کا فرض ہے اور وہ اس کے لئے تمام باشندوں کو امراض سے حفاظت اور علاج کے لئے مفت طبی سہولتیں فراہم کرے گی ۔

دفعہ نمبر ۱۰ ۔ علم حاصل کرنا فرض ہے اور تعلیم کو عام کرنا حکومت کی قانونی ذمہ داری ہے ۔

دفعہ نمبر ۱۱ ۔ دینی تربیت تعلیم کے تمام مراحل میں ایک بنیادی پروگرام ہوگی ۔

دفعہ نمبر ۱۲ ۔ حکومت مسلمانوں کے لئے متفق علیہ امور و فرائض ، سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کی تعلیم کا، تعلیم کے مختلف مراحل میں ایسا انتظام کرنے کی پابند ہوگی جو اس مرحلے کے لئے کافی ہو ۔

دفعہ نمبر ۱۳ ۔ حکومت مسلمانوں کے لئے تعلیم کے مختلف مراحل میں ان کی تعلیمی حیثیت کے اعتبار سے قرآن کریم حفظ کرانے کے انتظام ، طلبہ کے علاوہ عام افراد کے لئے حفظ قرآن کریم کی غرض سے مختلف اداروں کے قیام ، قرآن کریم کی طباعت اور اس کو عام کرنے کی پابند ہوگی ۔

دفعہ نمبر ۱۴ ۔ ہر قسم کی بے پردگی پر پابندی ہوگی اور اس سے بچنا لازمی ہوگا ۔ حکومت بے پردگی سے بچاؤ کے شعور کو عام کرنے کے لئے شریعت اسلامیہ کے احکام پر عمل کرتے ہوئے قوانین بنائے گی اور ضروری آرڈی ننس جاری کرے گی ۔

دفعہ نمبر ۱۵ ۔ عربی سرکاری زبان ہوگی اور اسلامی تقویم کی پابندی تمام سرکاری خط و کتابت میں ضروری ہوگی ۔

دفعہ نمبر ۱۶ ۔ تمام امور عوامی مصلحت کے مطابق انجام پائیں گے اور دین ، عقل ، جان ، مال اور عزت کی خصوصی حفاظت کی ضمانت دی جائے گی ۔

دفعہ نمبر ۱۷ ۔ صرف مقاصد کا شریعت اسلامیہ کے مطابق ہونا کافی نہ ہوگا بلکہ ضروری ہے کہ ہر قسم کے حالات میں وسائل بھی شریعت اسلامیہ کے احکام کے مطابق ہی ہوں ۔

باب سوم ۔ اسلامی معاشیات

دفعہ نمبر ۱۸ ۔ اقتصادی نظام شریعت اسلامیہ کے اصولوں پر مبنی، انسانی عزت و وقار اور

سماجی انصاف کا ضامن ہوگا ـ زندگی میں فکر وعمل کے ذریعے رزق حاصل کرنے کی کوشش کو ضروری قرار دے کر کسب حلال کی حفاظت کی جائے گی ـ

دفعہ نمبر ۱۹ ـ تجارت ، صنعت و حرفت اور زراعت کی آزادی کی شرعی حدود کے اندر ضمانت دی جائیگی ـ

دفعہ نمبر ۲۰ ـ حکومت اقتصادی ترقی کے لئے شریعت اسلامیہ کے مطابق منصوبے بنائے گی ـ

دفعہ نمبر ۲۱ ـ حکومت ذخیرہ اندوزی کا قلع قمع کرے گی اور بلا ضرورت کبھی قیمتوں کے معاملے میں دخل نہیں دے گی ـ

دفعہ نمبر ۲۲ ـ حکومت غیر آباد زمینوں کی آباد کاری کی حوصلہ افزائی اور قابل کاشت اراضی میں کاشتکاری کے زیادہ سے زیادہ مواقع پیدا کرے گی ـ

دفعہ نمبر ۲۳ ـ ہر قسم کے خفیہ یا علی الاعلان سودی لین دین پر پابندی ہوگی ـ

دفعہ نمبر ۲۴ ـ زیر زمین معدنیات اور خام قدرتی دولت حکومت کی ملکیت ہوگی ـ

دفعہ نمبر ۲۵ ـ ہر وہ چیز جس کا کوئی مالک نہ ہو بیت المال کی ملکیت ہوگی اور اسے افراد کی ملکیت میں دینے کے لئے قانون بنایا جائے گا ـ

دفعہ نمبر ۲۶ ـ حکومت زکوٰۃ کو جو اسے افراد کی جانب سے وصول ہوگی شرعی مصارف میں خرچ کرے گی ـ

دفعہ نمبر ۲۷ ـ نیک کاموں کے لئے وقف کرنا جائز ہے اور تمام ملک میں اس کی تنظیم کے لئے قانون بنایا جائے گا ـ

باب چہارم ـ شخصی آزادیاں اور حقوق

دفعہ نمبر ۲۸ ـ عدل و مساوات حکومت کی بنیاد ہے شخصی حقوق کے دفاع اور اس کے مطالبے کے حق کی ضمانت دی جائے گی اور اسے نقصان پہنچانا جرم ہو گا ـ

دفعہ نمبر ۲۹ ـ دینی و فکری عقیدہ ، اس پر آزادی سے عمل درآمد ، تحریر و تقریر کے

ذریعہ اس کا اظہار ، مختلف تنظیمیں اور ٹریڈ یونینیں بنانا اور ان کی رکنیت ، شخصی آزادی ، آزادی نقل مکان اور انعقاد اجتماع ، یہ سب فطری اور بنیادی حقوق ہیں جن کی حکومت شرعی حدود کے اندر ضمانت دے گی ۔

دفعہ نمبر ۳۰ ۔ رہائش ، خط و کتابت اور شخصی معاملات آزاد ہوں گے ۔ انکا تجسس ممنوع ہوگا ۔ اس آزادی پر کسی بہت بڑی خیانت یا اچانک خطرے کے لاحق ہونے کی صورت میں پابندی کا قانون تعین کرے گا اور حکومت اس پابندی کا استعمال عدالتی حکم کے بغیر نہیں کر سکے گی ۔

دفعہ نمبر ۳۱ ۔ اندرون اور بیرون ملک نقل و حرکت کی عام اجازت ہوگی ۔ عدالتی حکم کے بغیر جس میں اسباب کی وضاحت کر دی گئی ہوگی نہ تو کسی باشندے کو ملک سے باہر سفر کرنے سے روکا جائے گا ، نہ ہی کسی ایک جگہ رہنے کے لئے مجبور کیا جائے گا اور نہ ہی ملک بدر کرنا جائز ہو گا ۔

دفعہ نمبر ۳۲ ۔ سیاسی پناہ گزینوں کی واپسی نا ممکن ہوگی لیکن اخلاقی مجرموں کی واپسی کے لئے متعلقہ ملکوں سے طے شدہ معاہدوں کے تحت کاروائی کی جائے گی ۔

دفعہ نمبر ۳۳ ۔ کسی بھی فرد کو اذیت دینا جرم ہے اس جرم پر دی جانے والی سزا سے اس کے مرتکب کو معاف نہیں کیا جائے گا ۔ مرتکب جرم اور اس میں شریک دونوں مالی نقصان کے ذمہ دار ہوں گے ۔ اگر اس میں کسی سرکاری ملازم کے تعاون ، موافقت یا خاموشی کو دخل ہو تو اسے فوجداری اور دیوانی دونوں اعتبار سے مجرم گردانا جائے گا اور حکومت سب سے برابر پوچھ گچھ کرے گی ۔

دفعہ نمبر ۳۴ ۔ وہ سرکاری ملازم جس کے محکمے میں جرم کا ارتکاب ہو اور وہ اس کا علم ہوتے ہوئے حکاّم تک جرم کی اطلاع نہ پہنچائے تعزیرات کے تحت سزا کا مستوجب قرار پائے گا ۔

دفعہ نمبر ۳۵ ۔ اسلام میں کوئی بھی قتل بغیر قصاص لئے نہیں چھوڑا جائے گا ۔ حکومت

اس مقتول کے ورثاء کو جس کا قاتل معلوم نہ ہو سکے یا مصیبت زدہ افراد کو جن کا نقصان دہندہ معلوم نہ ہو اور اگر معلوم ہو جائے تو اس کے پاس اتنا مال نہ ہو جو اس کے لئے کافی ہو تو حکومت اپنی طرف سے معاوضہ ادا کرے گی ۔

دفعہ نمبر ۳٦ ۔ ہر آدمی کو اپنے اوپر یا دوسرے پر عائد جرم کے خلاف دفاع کرنے یا اس سے مال کے دھوکہ دہی سے چھن جانے یا کسی حق کے عدم حصول کے خلاف شکایت کرنے کا حق ہے ۔

دفعہ نمبر ۳۷ ۔ حق عمل ، حق کسب اور حق ملکیت کی ضمانت ہوگی اور کوئی بھی شریعت اسلامیہ کے احکام کے بغیر اسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا ۔

دفعہ نمبر ۳۸ ۔ عورت کے لئے شریعت اسلامیہ کی حدود میں کام کرنے کی اجازت ہوگی۔

دفعہ نمبر ۳۹ ۔ حکومت املاک کی آزادی ، حق ملکیت اور اس کے احترام کی ضمانت دے گی ۔ کسی بھی ذریعہ سے املاک کی ضبطی ناجائز ہوگی ۔ صرف خاص حالات میں عدالتی حکم کے ذریعے ھی کسی شخص کی نجی املاک کو ضبط کیا جا سکے گا ۔

دفعہ نمبر ۴۰ ۔ کسی بھی شخص کی ملکیت مصلحت عامہ کے بغیر ختم نہیں کی جائے گی اور مصلحت عامہ کی صورت میں اسے رائج الوقت قانون کے مطابق اس کا پورا پورا معاوضہ دیا جائے گا ۔

دفعہ نمبر ۴۱ ۔ اخبار نکالنے کی عام اجازت ہوگی اور صحافت کو شریعت کی مقرر کردہ حدود کے اندر مکمل آزادی حاصل ہوگی ۔

دفعہ نمبر ۴۲ ۔ عوام کو قانون میں بیان کردہ طریقوں کے مطابق مختلف تنظیمیں اور ٹریڈ یونینیں بنانے کا حق ہوگا ۔ لیکن جس کی سرگرمیاں معاشرے کے نظم و ضبط کے خلاف ہوں یا زیر زمین مسلح شکل میں ہوں یا کسی بھی وجہ سے احکام شریعت اسلامیہ کے خلاف ہوں اس پر پابندی لگائی جائے گی ۔

دفعہ نمبر ۴۳ ۔ ان تمام حقوق کا استعمال شریعت اسلامیہ کے مقاصد کے لئے ہوگا ۔

پانچواں باب ـ امام (سربراہ مملکت)

دفعہ نمبر ۴۴ ـ ملک کا ایک امام (سربراہ) ہوگا جس کی رائے کی مخالفت کے باوجود اطاعت لازمی ہوگی ـ

دفعہ نمبر ۴۵ ـ رب العالمین کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں اور نہ ہی امام کی کسی ایسے اس حکم میں اطاعت کی جا سکتی ہے جو شریعت اسلامیہ کے صریح مخالف ہو ـ

دفعہ نمبر ۴۶ ـ قانون میں امام کے انتخاب کے لئے عام بیعت (انتخاب) کے طریقے کی وضاحت کر دی جائے گی ـ یہ عدلیہ کی زیر نگرانی مکمل ہوگی اور اس میں حصہ لینے والوں کی مطلوبہ کثرت رائے کا اعتبار کیا جائے گا ـ

دفعہ نمبر ۴۷ ـ مملکت کی سربراہی کے امیدوار کا مسلمان مرد، عاقل، بالغ، صالح، اور شریعت اسلامیہ کے احکام کا عالم ہونا شرط ہے ـ

دفعہ نمبر ۴۸ ـ امام کی تقرری امت کے تمام گروہوں کی عام بیعت کے ذریعے حسب قانون انجام پائے گی ـ عورت کے لئے جائز ہے کہ انتخاب میں شرکت کا حق طلب کرے جب کہ اس کی شرائط پوری ہوں اور انتخاب ممکن ہو ـ (۱)

دفعہ نمبر ۴۹ ـ بیعت مکمل ہونے سے پہلے امام کی بیعت کی مخالفت کرنے والے کی کوئی باز پرس نہیں کی جا سکتی ـ

دفعہ نمبر ۵۰ ـ بیعت میں شریک ہونے والوں کو امام کو اس کے منصب سے جب اس کے اسباب پورے ہوں قانون میں بیان شدہ طریقے سے الگ کرنے کا اختیار ہوگا ـ

دفعہ نمبر ۵۱ ـ امام عدلیہ کے تابع ہوگا اور بذریعہ نائب اس کے سامنے حاضر ہوگا ـ

دفعہ نمبر ۵۲ ـ سربراہ مملکت تمام حقوق و واجبات میں عام باشندوں ہی کی طرح ہوگا لیکن مالی معاملات میں اس کے اختیار کا تعین قانون کرے گا ـ

دفعہ نمبر ۵۳ ـ کسی کا امام کے لئے وصیت کرنا، اس کے حق میں یا اس کے چوتھے درجے تک کے رشتہ داروں کے حق میں وقف کرنا ناجائز ہوگا ـ امام جس کا وارث ہو اس کی طرف سے وصیت جائز ہے ـ امام کے لئے ملکی املاک کی خرید و

---

۱ ـ کمیٹی کی رائے میں عورت سے متعلق جملہ مزید تحقیق و بحث کا محتاج ہے ـ

فروخت اور اس کا کرایہ پر لینا یا دینا ناجائز ہوگا ۔

دفعہ نمبر ۵۴ ۔ امام کو تحفے تحائف دینا رشوت شمار ہوگی اور انہیں بیت المال میں جمع کر دیا جائے گا ۔

دفعہ نمبر ۵۵ ۔ امام کو عدل و انصاف ، احسان اور نیک عمل میں رعایا کے لئے ایک نمونہ ہونا چاہئے وہ دوسرے مسلمان رہنماؤں کے ساتھ اسلامی جماعت کو پیش آمدہ مسائل کے حل میں شریک رہے گا ۔ اسی طرح ہر سال حج کے لئے وفد بھیجے گا اور اس کے ذریعے سرکاری اور غیر سرکاری اجتماعات میں شرکت کرے گا ۔

دفعہ نمبر ۵۶ ۔ امام دشمن سے جہاد کے لئے لشکر کی قیادت ، سرحدوں اور وطن کے دفاع ، شرعی حدود کے قیام اور معاہدے کرنے کا ذمہ دار ہے ۔

دفعہ نمبر ۵۷ ۔ امام افراد اور جماعت دونوں کو نیکی کا حکم دینے ، برائی سے روکنے اور فرائض کی ادائیگی کے قابل بنانے کا ذمہ دار ہے ۔

دفعہ نمبر ۵۸ ۔ امام سرکاری ملازمین کا تقرر کرے گا اور وہ اعلی درجے کے ملازمین کے علاوہ دوسروں کی تقرری کا قانونی اختیار کسی دوسرے کو بھی تفویض کر سکتا ہے ۔

دفعہ نمبر ۵۹ ۔ شرعی حدود کے سوا کسی بھی جرم کو قانون ہی کے ذریعہ معاف کیا جا سکے گا اور امام کو شرعی حدود اور خیانت عظمی کے سوا خاص حالات میں سزا کو معاف کرنے کا اختیار ہے ۔

دفعہ نمبر ۶۰ ۔ امام کو قانون میں بیان کردہ استثنائی تدابیر اختیار کرنے کا حق ہوگا خاص کر جبکہ ملک میں اضطراب و بے چینی پھیل جائے یا پھیلنے کا خطرہ ہو ، پورا ملک خطرے میں ہو ، خانہ جنگی ہو جائے ، یا کسی دوسرے ملک سے جنگ چھڑ جائے بشرطیکہ وہ ان تدابیر کو پندرہ دن کے اندر مجلس نمائندگان کے سامنے پیش کرے ۔ اگر مجلس کا انتخاب نہ ہوا ہو تو سابقہ مجلس ہی بلائی جائیگی اور اگر وہ یہ کاروائی نہ کریگا تو یہ تدابیر خود بخود کالعدم ہو جائیں گی ۔ ان غیر معمولی تدابیر ، ان سے پیدا شدہ نتائج ان سے متعلقہ تمام معاملات غیر متعین ہونے کی صورت میں ایک

قانون بنایا جائے گا۔

باب ششم ۔ عدلیہ

دفعہ نمبر ٦١ ۔ قاضی شریعت اسلامیہ کے احکام کے مطابق عدل و انصاف سے فیصلے کریں گے ۔

دفعہ نمبر ٦٢ ۔ تمام لوگ عدالت کے سامنے برابر ہیں اور کسی شخص یا گروہ کو خصوصی عدالت کے ذریعہ ممیز کرنا ناجائز ہوگا۔

دفعہ نمبر ٦٣ ۔ خصوصی عدالتوں کا قیام اور کسی بھی فیصلے میں مدعی کو اس کے قانون میں مقرر شدہ قاضی سے محروم کرنا ناجائز ہوگا ۔

دفعہ نمبر ٦٤ ۔ عدالت کو امام یا حاکم کے خلاف کسی دعوے کی سماعت سے روکنا ناجائز ہوگا ۔

دفعہ نمبر ٦٥ ۔ تمام احکام کا اجراء اور نفاذ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ ہوگا اور قاضی اپنے فیصلوں میں شریعت اسلامیہ کے علاوہ کسی دوسری شریعت کا تابع نہ ہوگا ۔

دفعہ نمبر ٦٦ ۔ احکام کا نفاذ حکومت کی ذمہ داری ہے اور اس سے روکنا یا اس کے نفاذ میں تاخیر قابل مواخذہ جرم ہے ۔

دفعہ نمبر ٦٧ ۔ حکومت عدلیہ کی آزادی کی ضمانت دے گی اور اس آزادی کو نقصان پہنچانا جرم ہوگا ۔

دفعہ نمبر ٦٨ ۔ حکومت عدالتوں کے لئے اہل ترین افراد کا انتخاب کرے گی اور ان کے فرائض کی ادائیگی کو آسان بنائے گی ۔

دفعہ نمبر ٦٩ ۔ شرعی حدود کے جرائم میں ضروری ہے کہ ملزم اپنے وکیل کے ساتھ عدالت میں حاضر ہو اور اگر اس کا وکیل نہ ہو تو حکومت اس کو وکیل مہیا کرے گی ۔

دفعہ نمبر ٧٠ ۔ عدالتی کاروائی کھلی ہوگی ۔ اس میں ہر شخص حاضر ہو سکے گا اور کسی شرعی ضرورت کے بغیر اس کی بند کمرے میں کاروائی نہ ہوگی ۔

دفعہ نمبر ٧١ ۔ شرعی حدود کی سزائیں زنا ، قذف، چوری ، حرابہ، شراب نوشی اور

ارتداد کے جرائم میں نافذ ہوں گی ۔

دفعہ نمبر ۷۲۔ شرعی حدود کے جرائم کے علاوہ قاضی جو تعزیرات نافذ کرے گا ان کی قانون میں وضاحت کر دی جائیگی ۔

دفعہ نمبر ۷۳۔ قانون میں احکام قسامہ کی وضاحت کر دی جائے گی اور ان میں مجموعی تاوان دیات کی مقررہ مقدار سے زیادہ نہیں ہو سکے گا ۔

دفعہ نمبر ۷۴۔ قانون میں توبہ کے قبول کرنے کی شرائط اور اس کے احکام کی وضاحت کر دی جائے گی ۔

دفعہ نمبر ۷۵۔ سزائے موت صرف مصالحت کا امکان ختم ہو جائے یا مقتول کے ورثاء کی طرف سے عدم معافی کی صورت میں دی جائے گی ۔

دفعہ نمبر ۷۶۔ قصاص کے معاملہ میں ایک دیت کی مقدار سے زیادہ پر مصالحت جائز ہوگی ۔

دفعہ نمبر ۷۷۔ دیت کے معاملہ میں عورت اور مرد کے درمیان میں مساوات جائز ہوگی ۔

دفعہ نمبر ۷۸۔ زخموں کے قصاص میں مکمل مماثلت ضروری ہے اور اس کا تیقن عدالت میں ہی ہو سکتا ہے ۔

دفعہ نمبر ۷۹۔ کوڑوں کی سزا تعزیرات میں بنیادی سزا ہوگی اور محدود مدت کے لئے سزائے قید سوائے جرائم کے ممنوع ہوگی جس کی وضاحت قاضی کرے گا ۔

دفعہ نمبر ۸۰۔ قیدی کی تذلیل ، اس کو ذہنی اذیت دینا اور اس کے عزت و وقار کو نقصان پہنچانا ناجائز ہوگا ۔

دفعہ نمبر ۸۱۔ ایک اعلی دستوری عدالت قائم کی جائے گی جس کا کام شریعت اسلامیہ اور اس دستور سے متعارض تمام احکام کو کالعدم کرنا ہوگا اور اس کے علاوہ اس کی دوسری ذمہ داریوں کی وضاحت کر دی جائے گی ۔

دفعہ نمبر ۸۲۔ ظلم کے خلاف شکایات سننے کے لئے ایک محکمہ قائم کیا جائے گا اور قانون میں اس کی تشکیل ، اس کی ذمہ داریوں اور اس کے ملازمین کی تنخواہوں وغیرہ کا تعین کیا جائے گا ۔

باب ہفتم ـ شوریٰ ، نگرانی اور قانون سازی

دفعہ نمبر ۸۳ ـ ملک میں ایک مجلس شوری ہوگی جس کو مندرجہ ذیل اختیارات حاصل ہوں گے ـ

۱ ـ ایسے قوانین بنائے گی جو شریعت اسلامیہ سے متعارض نہ ہوں ـ

۲ ـ ملک کے سالانہ بجٹ اور اس کے اختتامی حسابات کی پڑتال اور تصدیق کرے گی ـ

۳ ـ قانون کا نفاذ کرنے والے با اختیار اداروں کی جملہ کاروائیوں کی نگرانی کرے گی ـ

۴ ـ کابینہ کے فرائض اور ذمہ داریوں کا تعین کرے گی اور بوقت ضرورت اس کابینہ سے اپنا اعتماد واپس لے لے گی ـ

دفعہ نمبر ۸۴ ـ قانون میں شوری کے انتخاب کی شرائط ، مجلس شوری کو وجود میں لانے کے طریقہ کار اور اس کے ارکان کی شرائط کو متعین کر دیا جائے گا ـ یہ سب شوری کی بنیاد پر اس طرح ہوگا کہ اس میں ہر عاقل بالغ اور اچھی شہرت رکھنے والے کو اظہار رائے کی ضمانت دی جائے گی ـ اسی طرح مالی اعتبار سے ارکان مجلس کے معاملے کو واضح کر دیا جائے گا لیکن مجلس اپنا طریقہ کار اور قواعد ضوابط خود طے کرے گی ـ

باب ہشتم ـ حکـــــومت

دفعہ نمبر ۸۵ ـ حکومت تمام سرکاری معاملات انجام دینے والے اداروں کی نگران اور شریعت میں مسلمہ مفاد عامہ کے حصول کی ذمہ دار ہوگی اور امام (سربراہ مملکت) کے سامنے جواب دہ ہوگی[۱]

دفعہ نمبر ۸۶ ـ وزراء کے تقرر کی شرائط، منصب پر فائز رہنے کے دوران ان کے لئے ممنوع کام اور ان کے ارتکاب کی صورت میں ان کے محاسبے کا طریقہ کار قانون میں متعین کر دیا جائے گا ـ

---

۱ ـ جن ملکوں میں مجلس شوری ہے وہاں یہ جملہ حذف کر دیا جائے گا ـ

باب نہم ۔ عمومی وقتی امور

دفعہ نمبر ۸۷ ۔ . . . . شہر ملک کا دار الحکومت ہوگا ۔

دفعہ نمبر ۸۸ ۔ ملک کے جھنڈے ، اس کے نشان اور ان دونوں سے متعلق ضروری امور کی قانون میں وضاحت کر دی جائے گی ۔

دفعہ نمبر ۸۹ ۔ قوانین پر عمل ان کے نفاذ کی تاریخ سے ہوگا ۔ اس تاریخ سے پہلے عمل صرف اسی وقت ہوگا جب اس کی صراحت کر دی گئی ہو اور اس کے لئے مجلس نمائندگان کے ایک تہائی ارکان کی منظوری لازمی ہوگی لیکن فوجداری مقدمات سے متعلق قانون کا نفاذ تاریخ نفاذ ہی سے ہوگا ۔

دفعہ نمبر ۹۰ ۔ قوانین جاری ہونے کے دو ہفتے کے اندر اندر سرکاری گزٹ میں شائع کئے جائیں گے ۔ اور ان کے شائع ہونے کی تاریخ سے ایک ماہ کے بعد اگر کوئی دوسری میعاد مقرر نہ کی گئی ہو تو ان پر عمل ہوگا ۔

دفعہ نمبر ۹۱ ۔ امام اور مجلس نمائندگان دونوں کو دستور کی کسی دفعہ یا دفعات میں ترمیم کے لئے مطالبہ کا حق ہوگا لیکن درخواست میں مطلوبہ دفعہ اور اس میں ترمیم کی وجوہ و اسباب کا بیان کرنا ضروری ہوگا ۔ اگر درخواست مجلس نمائندگان کی طرف سے ہو تو ضروری ہے کہ کم از کم مجلس کے ایک تہائی ارکان نے اس پر دستخط کئے ہوں ۔ مجلس ہر حالت میں ترمیم طلب دفعہ پر بحث کرے گی اور اپنے ایک تہائی ارکان کی کثرت رائے سے اس پر فیصلہ دے گی ۔ اگر اس تجویز کو مسترد کر دیا گیا تو دوبارہ اسی دفعہ میں ترمیم کے لئے ایک سال سے پہلے تجویز پیش نہیں کی جا سکے گی ۔ اور اگر مجلس اس سے اتفاق کر لے تو موافقت کی تاریخ سے دو ماہ کے بعد اس مطلوبہ ترمیم طلب دفعہ پر بحث ہوگی ۔ مجلس کے ارکان کے دو تہائی حصے کی اتفاق رائے کی صورت میں اسے امت کے سامنے استصواب رائے کے لئے پیش کیا جائے گا ۔ اگر استصواب رائے کا نتیجہ ترمیم کے حق میں ہوا تو استصواب کے نتیجے کے اعلان کے ساتھ ہی اسے نافذ سمجھا جائے گا ۔

دفعہ نمبر ۹۲ ۔ اس دستور کے اجراء سے پہلے کے تمام قوانین اور قواعدوضوابط صحیح (valid) اور نافذ رہیں گے لیکن دستور میں مقرر کردہ طریقہ کار بیان شدہ قواعد و ضوابط کے مطابق ان کو کالعدم کیا جا سکے گا یا ان میں ترمیم کی جائے گی ۔ اگر یہ قوانین یا قواعد و ضوابط شریعت اسلامیہ کے احکام کے مخالف ہوں تو ان کو کالعدم کرنا یا ان کو دوسرے قوانین سے بدلنا لازمی ہوگا ۔

دفعہ نمبر ۹۳ ۔ اس دستور پر عمل درآمد استصواب کے ذریعہ امت کی جانب سے اس کی منظوری کے اعلان کے بعد ہوگا ۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

★ ★ ★ ★ ★